

## از عدالت الاعظمیٰ

دہلی اسٹاک ایکسچینج ایسوسی ایشن لمیٹڈ

بمقابلہ

کمشنر انکم ٹیکس، دہلی

(جے۔ ایل۔ کپور، ایم۔ ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز)

انکم ٹیکس۔ تشخیص۔ کمپنی جو اسٹاک ایکسچینج چلا رہی ہے اور حصص کا کاروبار کرتی ہے۔ ممبران اور مجاز معاونین کی داخلہ فیس۔ اگر قابل ٹیکس آمدنی۔

جس مقصد کے ساتھ اپیل کنندہ کمپنی کی تشکیل کی گئی تھی وہ تھا حصص، اسٹاک اور سیکیورٹیز وغیرہ میں کاروبار کو فروغ دینا اور ان کو منظم کرنا، اور اس طرح کے کاروبار کے لین دین کو آسان بنانے کے لیے اسٹاک ایکسچینج کا قیام اور اس کا انعقاد کرنا تھا۔ اس کا سرمایہ حصص میں تقسیم کیا گیا تھا جس پر منافع کمایا جاسکتا تھا۔ اس نے ایک عمارت فراہم کی جس میں اس کی نگرانی اور کنٹرول میں کاروبار کرنا تھا۔ اس نے ایکسچینج کے احاطے میں حصص کی فروخت اور خریداری کے کاروبار کے لیے اصول بنائے۔ زیر سماعت سال کے دوران کمپنی کی رسیدیں ممبران اور مجاز معاونین سے داخلہ فیس کے طور پر وصول کی گئی مخصوص رقوم پر مشتمل تھیں اور ہائی کورٹ کے سامنے اپنی رائے کے لیے یہ سوال کیا گیا تھا کہ کیا اپیل کنندہ کے ہاتھ میں یہ فیس قابل ٹیکس آمدنی تھی۔ ہائی کورٹ نے سوال کا اثبات میں جواب دیا۔ اس میں کہا گیا تھا کہ اپیل کنندہ ایک باہمی معاشرہ نہیں ہے، اس کے حصص کے سرمائے پر منافع کمایا جاسکتا ہے، کوئی بھی شخص شیئر ہولڈر بن سکتا ہے لیکن ہر شیئر ہولڈر اس وقت تک ممبر نہیں ہوتا جب تک کہ وہ داخلہ فیس ادا نہ کر دے۔ کمپنی کو اسٹاک کے تبادلے کا کاروبار کرنا تھا اور منافع کمانا تھا۔ اپیل کنندہ کا کیس، دیگر باتوں کے ساتھ، یہ تھا کہ چونکہ ممبر شپ فیس کے طور پر وصول کی گئی رقم کمپنی کی کتابوں میں کیپٹل کے طور پر دکھائی گئی تھی اور اس میں کوئی وقفہ نہیں تھا، اس لیے اسے کیپٹل رسید سمجھا جانا چاہیے جو کہ تشخیص سے مستثنیٰ ہے۔

کہا کہ ہائی کورٹ اپنے فیصلے میں درست ہے اور اپیلیں خارج کی جائیں۔

یہ مکمل طور پر غیر ضروری تھا کہ اپیل کنندہ نے زیر بحث رقم کے ساتھ کس طرح سلوک کیا۔ یہ وصولی کی نوعیت ہے نہ کہ اس کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا جس سے اس کی ٹیکس قابلیت کا تعین کرنا ضروری ہے۔

چونکہ مجاز معاہدہ کے اکاؤنٹ پر وصول کی گئی فیس کمشنر آف انکم ٹیکس بمقابلہ کلکتہ اسٹاک ایکسچینج ایسوسی ایشن لمیٹڈ، (1959) 36 آئی۔ ٹی۔ آر 222، میں اس عدالت کے فیصلے کے اندر آتی ہے، اسے قابل ٹیکس آمدنی ہونا ضروری ہے۔

یہ سوال کہ آیا ممبران کی داخلہ فیس قابل ٹیکس آمدنی تھی اس کا تعین کمپنی کے کاروبار کی نوعیت، اس کے منافع اور اس کی تقسیم جیسا کہ اس کے میمورنڈم اور آرڈیکلز آف ایسوسی ایشن اور اس کے انعقاد کے لیے بنائے گئے قوانین کے ذریعے کیا جانا تھا۔ کاروبار انہوں نے ظاہر کیا کہ کمپنی کی آمدنی اس کے شیئر ہولڈرز کے درمیان کسی بھی دوسری جوئنٹ اسٹاک کمپنی کی طرح قابل تقسیم تھی، اور ٹریڈنگ ممبران جنہوں نے داخلہ فیس ادا کی تھی اور شیئر ہولڈرز ایک جیسے نہیں تھے۔ اس لیے باہمی اتحاد کے عنصر کی کمی تھی۔

لیورپول کارن ٹریڈ ایسوسی ایشن بمقابلہ مائکس، (1926) 2 کے۔ بی نمبر، درخواست دی گئی۔  
کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی سٹی بمقابلہ رائل ویسٹرن انڈیا ٹرف کلب لمیٹڈ، (1954) ایس۔ سی۔ آر  
289 اور اسٹائلز بمقابلہ نیویارک لائف انشورنس کمپنی، (1889) 2 ٹی۔ سی۔ 460، حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیلوں کے نمبرات 187 اور 190 آف 1960۔

22 جنوری 1957 کے فیصلے سے اپیلیں، پنجاب ہائی کورٹ (سرکٹ بنج)، دہلی کے سول ریفرنس نمبر 6 آف 1953۔

ویداویاسا، ایس۔ کے۔ کپورا اور کے۔ کے۔ جین، اپیل کنندہ کیلئے۔

بی۔ گناپتی آئیر اور ڈی۔ گپتا، مدعا کیلئے۔

20 نومبر 1960۔ کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس کپور \_ یہ اپیلیں تعین کنندہ کمپنی پنجاب ہائی کورٹ کے ایک مشترکہ فیصلے اور حکم کے خلاف لائی ہیں جس کے ذریعے سول ریفرنس نمبر 6 آف 1953 میں چار اپیلوں کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اپیل کا تعلق چار تشخیصی سال 1947-48، 1948-49، 1949-50 اور 1950-51 ان میں سے دو جائزے، یعنی 1947-48 اور 1948-49 کیلئے اپیل کنندہ پرانہ دو لمیٹڈ کمپنیوں کے جانشین کے طور پر کیے گئے تھے جن کا بعد میں ذکر کیا گیا تھا۔

مختصراً بیان کردہ کیس کے حقائق یہ ہیں کہ اپیل کنندہ کمپنی کو سال 1947 میں شامل کیا گیا تھا۔ اس کے مقاصد کے ساتھ ساتھ دہلی اسٹاک اینڈ شیئر ایکسچینج لمیٹڈ اور دہلی اسٹاک اینڈ شیئر بروکرز کی سرگرمیوں، کاموں اور کاروبار کو حاصل کرنا تھا۔ ایسوسی ایشن لمیٹڈ اور اسٹاک اور شیئرز، ڈیپنچرز اور ڈیپنچر اسٹاکس، گورنمنٹ

سیکیورٹیز، بانڈز اور کسی بھی تفصیل کے ایکویٹی کے تبادلے کے کاروبار کو فروغ دینے اور ان کو منظم کرنے کے لیے اور اس کے پیش نظر، دہلی اور/یا دیگر جگہوں پر اسٹاک ایکسچینج قائم کرنا اور اس کا انعقاد کرنا۔ اس کا سرمایہ 5,00,000 روپے ہے جسے 2,000 روپے کے 250 شیئرز میں تقسیم کیا گیا ہے جس پر منافع کمایا جاسکتا ہے۔ اپیل کنندہ کمپنی نے ایک عمارت اور ایک ہال فراہم کیا جس میں اپیل کنندہ کی نگرانی اور کنٹرول میں کاروبار کیا جانا تھا۔ اپیل کنندہ کمپنی نے ایکسچینج کے احاطے میں حصص کی خرید و فروخت کے کاروبار کے لیے بھی قوانین بنائے۔ سال 1947-48 کی کل آمدنی 29,363 روپے تھی جس میں سے 15,975 روپے بطور داخلہ فیس کاٹ دی گئی اور واپسی کی آمدنی 13,388 روپے تھی۔ اس سال کے منافع اور نقصان کے کھاتے میں اراکین کی داخلہ فیس 9,000 روپے اور مجاز معاونین کی داخلہ فیس کے حساب سے 6,875 روپے دکھائی گئی۔ انکم ٹیکس آفیسر جس نے سال 1947-48 کے لیے اسسمنٹ کیا تھا اس نے اس کٹوتی کی اجازت نہیں دی۔ اگلے سال کی واپسی بھی اسی بنیاد پر کی گئی تھی لیکن سال 1949-50 اور 1950-51 کی واپسی میں موصول ہونے والی داخلہ فیس کو مد نظر نہیں رکھا گیا تھا بلکہ ڈائریکٹر کی رپورٹ میں وصول کی گئی رقم کو ظاہر کیا گیا تھا۔ براہ راست بیلنس شیٹ میں۔ تاہم، انکم ٹیکس آفیسر نے اجازت نہیں دی اور اپیل کنندہ کی طرف سے واپس کی گئی آمدنی میں وصول شدہ رقم کو واپس شامل کر دیا۔

ان احکامات کے خلاف اپیلیں اسسٹنٹ کمشنر کے پاس لے جائی گئیں جنہوں نے سال 1947-48، 1948-49 اور 1949-50 اور چوتھی اپیل سال 1950-51 کے حوالے سے دفعہ 34 کے تحت کی گئی اضافی اسسمنٹ کو ایک طرف کر دیا۔ اپیل کنندہ کے خلاف فیصلہ سنایا گیا۔ دونوں فریقین نے اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے متعلقہ احکامات کے خلاف انکم ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل میں اپیل کی اور ٹریبونل نے تمام اپیلوں کا فیصلہ اپیل کنندہ کے حق میں کیا۔ ٹریبونل کے ممبران میں سے ایک کا موقف تھا کہ داخلہ فیس کے طور پر موصول ہونے والی رقم کا مقصد تھا اور درحقیقت انہیں کیپٹل رسیدوں کے طور پر سمجھا جاتا تھا اور اس وجہ سے اسے تشخیص سے خارج کر دیا گیا تھا اور دوسرے کے ذریعہ یہ کہ چونکہ کوئی مطلوبہ وقفہ نہیں تھا، وہ رقم قابل ٹیکس نہیں تھے۔ مدعا علیہ کی استدعا پر درج ذیل سوال پر ایک مقدمہ ہائی کورٹ میں پیش کیا گیا:-

"کیا ممبران یا مجاز معاونین کی داخلہ فیس تعیندہ کے ذریعہ وصول کی گئی ہے، قابل ٹیکس آمدنی اس کے

ہاتھ میں ہے؟"

ہائی کورٹ نے مدعا علیہ کے حق میں سوال کا جواب دیا۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ اپیل کنندہ باہمی معاشرہ نہیں ہے اور اس لیے انکم ٹیکس کی ادائیگی سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ کہ اس کے پاس ایک شیئر کیپٹل تھا جس پر ڈیویڈنڈ حاصل کیا جاسکتا تھا اور کوئی بھی شخص شیئر خرید کر کمپنی کا شیئر ہولڈر بن سکتا تھا لیکن ہر شیئر ہولڈر اس وقت تک ممبر

نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ ممبر کے طور پر اندراج، داخل یا منتخب نہ ہو اور اس کی رقم ادا نہ کرے۔ داخلہ فیس کے طور پر 250 روپے۔ رکن بننے پر وہ رکنیت کے تمام حقوق اور مراعات استعمال کرنے کا حقدار تھا۔ اس نے یہ بھی پایا کہ کمپنی کا اصل مقصد اسٹاک آپیکس کے طور پر کاروبار کو جاری رکھنا اور منافع کمانا تھا۔ اس لیے کہا گیا کہ داخلہ فیس "کاروبار، پیشے یا پیشہ کے منافع اور فوائد" کے دائرے میں آتی ہے۔ مزید متبادل دلیل جو کہ اٹھائی گئی تھی، یعنی کہ آمدنی ایکٹ کے دفعہ 10(6) کے تحت آتی ہے، اس لیے فیصلہ نہیں کیا گیا۔

مسٹر ویداویسا نے اپیل کنندہ کی طرف سے استدلال کیا کہ اپیل کنندہ کمپنی کے صرف 250 ممبر تھے۔ کہ ممبر شپ فیس کے طور پر موصول ہونے والی رقم کو کمپنی کی کتابوں میں بطور سرمایہ دکھایا گیا تھا اور اس میں کوئی وقفہ نہیں تھا اور اس لیے جن رقم کو آمدنی کے طور پر سمجھا جاتا تھا ان کو کیپٹل رسیدوں کے طور پر سمجھا جانا چاہیے تھا اور اس لیے تشخیص سے مستثنیٰ ہے۔ پہلے تو یہ دعویٰ کیا گیا کہ یہ سوال ٹریبونل کے حکم سے پیدا نہیں ہوا اور یہ کہ ایک نیا سوال اٹھایا گیا ہے لیکن یہ اعتراض نہ صرف اس لیے فضول ہے کہ بیان تیار کرنے کے مرحلے پر ایسا کوئی اعتراض موجود نہیں ہے۔ کیس بلکہ ہائی کورٹ میں اعتراض کرنے میں ناکامی کی وجہ سے بھی۔ اور نہ ہی ہمیں اٹھائے گئے اعتراض میں کوئی صداقت نظر آتی ہے۔ تنازعہ میں یہ واحد معاملہ تھا جس کے لیے عدالت کے فیصلے کی ضرورت تھی اور ٹریبونل نے مناسب طریقے سے اس کا حوالہ دیا تھا۔ اس کے بعد استدلال کیا گیا کہ سوال کا جواب ٹریبونل کے تسلیم شدہ پائے گئے حقائق کی روشنی میں دیا جانا چاہیے اور یہ کہ اپیل کنندہ کے کاروبار کی نوعیت یا رکنیت کے حوالے سے قواعد کو مد نظر نہیں رکھا جاسکتا۔ یہ ایک بار پھر غیر پائیدار دلیل ہے۔ کیس کے بیان سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ ان تمام معاملات کو ٹریبونل کے ایک ممبر نے غور میں لیا تھا اور ہائی کورٹ کے ماہر ججوں نے بھی اس مواد پر فیصلہ کیا تھا جو انکم ٹیکس حکام کے سامنے رکھا گیا تھا۔ ان کے احکامات میں واضح طور پر حوالہ دیا گیا اور جسے دوبارہ ہائی کورٹ کے سامنے پیش کیا گیا جہاں اپیل کنندہ کمپنی کی جانب سے دلائل پیش کیے گئے۔

موجودہ کیس کے حالات میں یہ بات مکمل طور پر غیر ضروری ہے کہ اس بات پر غور کیا جائے کہ اپیل کنندہ نے زیر بحث رقم کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ یہ نہیں ہے کہ وصول کنندہ کسی بھی رقم کے ساتھ کیسے سلوک کرتا ہے بلکہ وصولیوں کی نوعیت کیا ہے جو اس کے قابل ٹیکس ہونے کا فیصلہ کن ہے۔ یہ رقم اپیل کنندہ نے ممبر شپ داخلہ فیس کے طور پر وصول کیں اور ممبران کی طرف سے مجاز معاہدین کے حساب سے داخلہ فیس ادا کی گئی۔ جہاں تک مؤخر الذکر ادائیگی کا تعلق ہے جو کمشنر آف انکم ٹیکس بمقابلہ کلکتہ اسٹاک آپیکس ایسوسی ایشن لمیٹڈ (1959) 36 آئی ٹی آر 222 میں اس عدالت کے فیصلے کے اندر آئے گا اور اس وجہ سے قابل ٹیکس آمدنی ہے۔ سابقہ یعنی اراکین کی داخلہ فیس کا فیصلہ اپیل کنندہ کمپنی کے کاروبار کی نوعیت، اس کے میمورنڈم اور ایسوسی ایشن کے آرٹیکلز اور کاروبار کے انعقاد کے لیے بنائے گئے قواعد کے مطابق کیا جانا چاہیے۔ اپیل کنندہ کمپنی ایک ایسی

انجمن تھی جو تجارت کرتی تھی اور اس کے منافع کو حصص یافتگان میں بطور ڈیویڈنڈ تقسیم کیا جاسکتا تھا۔ جس مقصد کے ساتھ کمپنی کی تشکیل کی گئی تھی وہ تھا حصص، اسٹاک اور سیکیورٹیز وغیرہ میں کاروبار کو فروغ دینا اور ان کو منظم کرنا، اور دہلی میں اسٹاک ایکسچینج کا کاروبار قائم کرنا اور اس کا انتظام کرنا اور اس طرح کے کاروبار کے لین دین کو آسان بنانا۔ کاروبار لیورپول کام ٹریڈ ایسوسی ایشن بمقابلہ مانکس (1926) کے (بی 110) میں زیادہ ایسا ہی تھا۔ اس صورت میں ایک ایسوسی ایشن بنائی گئی تھی جس کے مقصد سے مکئی کی تجارت کے مفاد کو حصص کے سرمائے کے ساتھ فروغ دیا گیا تھا جس پر ایسوسی ایشن کو ڈیویڈنڈ کا اعلان کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ ایسوسی ایشن نے کارن ایکسچینج مارکیٹ، نیوز روم اور کاروبار کو آگے بڑھانے کے لیے سہولیات فراہم کیں اور رکنیت صرف مکئی کی تجارت سے وابستہ افراد تک محدود تھی اور ہر رکن کا شیئر ہولڈر ہونا ضروری تھا اور اسے داخلہ فیس ادا کرنی تھی۔ ایسوسی ایشن نے ممبران اور سہولیات کا استعمال کرنے والے ہر فرد سے سبسکرپشن بھی وصول کی جو ان کے استعمال کے مطابق مختلف ہوتی ہے۔ ایسوسی ایشن کی رسیدوں کا بڑا حصہ داخلہ فیس اور سبسکرپشن سے حاصل کیا گیا تھا۔ اس لیے یہ دعویٰ کیا گیا کہ ایسوسی ایشن تجارت نہیں کرتی ہے اور یہ ایک باہمی ایسوسی ایشن ہے اور قابل تشخیص منافع کی کمپیونگ تشخیص میں داخلہ فیس اور سبسکرپشن کو نظر انداز کیا جانا چاہیے۔ یہ خیال کیا گیا کہ یہ کوئی باہمی ایسوسی ایشن نہیں ہے جس کا لین دین منافع پیدا کرنے کے قابل نہیں ہے۔ کہ یہ تجارت کرتا ہے اور ممبران کی طرف سے ادا کی جانے والی داخلہ فیس کو منافع کی گنتی کے مقاصد کے لیے ایسوسی ایشن کی رسیدوں میں شامل کیا جانا چاہیے۔ جسٹس رولٹ، نے پیج 121 میں کہا:

"میں نہیں دیکھ رہا ہوں کہ یہ رقم منافع کیوں نہیں ہے۔ کمپنی کے پاس ایک سرمایہ ہے جس پر منافع کمایا جاسکتا ہے، اور کمپنی کے پاس ایسے اثاثے ہیں جو اس طرح کے استعمال کے فوائد کے لیے اپنے اراکین سے ادائیگیاں حاصل کرنے کے لیے استعمال کیے جاسکتے ہیں، اور کوئی یہ پوچھنے کے لیے لالچ میں آتا ہے کہ منافع کیوں نہیں کمایا جاتا ہے۔ بالکل اسی بنیاد پر منافع کمایا جاتا ہے جیسا کہ ایک ریلوے کمپنی جو اپنے کسی شیئر ہولڈر کو سفری ٹکٹ جاری کرتی ہے، یا کسی بھی شرح پر اتنا ہی منافع ہوتا ہے جتنا منافع کسی کمپنی کو اپنے کسی لین دین سے حاصل ہوتا ہے۔ حصص یافتگان کاروبار کی ایک لائن میں ہیں جو حصص یافتگان تک محدود ہے۔

کمشنر آف انکم ٹیکس میں، بمبئی سٹی بمقابلہ رائل ویسٹرن انڈیا ٹرف کلب لمیٹڈ ((1954) ایس۔ سی۔ آر 308,289) اس عدالت نے باہمی اصول کے اطلاق کو مسترد کر دیا کیونکہ اراکین کے درمیان کوئی باہمی لین دین نہیں تھا۔ شراکت داروں کے باہمی فائدے کے لیے مشترکہ ذمہ داری کی ادائیگی کے لیے کوئی مشترکہ فنڈ قائم نہیں کیا گیا تھا اور اس وجہ سے ہاؤس آف لارڈز نے اسٹائلز بمقابلہ نیویارک لائف انشورنس کمپنی (1889) 2 ٹی۔ سی 460) میں فیصلہ کیا تھا۔ قابل اطلاق نہیں رکھا گیا تھا۔

موجودہ صورت میں میمورنڈم آف ایسوسی ایشن سے پتہ چلتا ہے کہ کمپنی جس مقصد کے ساتھ قائم کی گئی تھی وہ اسٹاک، حصص، ڈپنچر، ڈنچر اسٹاک وغیرہ کے تبادلے کے کاروبار کو فروغ دینا اور ریگولیٹ کرنا تھا۔ اپیل کنندہ کمپنی ہر مشترکہ اسٹاک کمپنی کی طرح حصص یافتگان کے درمیان قابل تقسیم تھی۔ ایسوسی ایشن کے آرٹیکلز کے مطابق ممبران میں شیئر ہولڈرز اور آپکچینج کے ممبران شامل ہیں اور اپیل کنندہ کمپنی کے قواعد و ضوابط کے مطابق ممبران کا مطلب ایک فرد، افراد کی باڈی، فرموں، کمپنیوں، کارپوریشنز یا کسی بھی کارپوریٹ باڈی سے ہے۔ اس وقت اسٹاک آپکچینج کے ورکنگ ممبرز کی فہرست میں شامل ہوں۔ ایسوسی ایشن کے آرٹیکلز کی شق 7 اور 8 میں بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ذریعے ممبران کے انتخاب کا انتظام کیا گیا تھا اور رولز 9 اور 10 میں ان ممبران کے انتخاب کا طریقہ کار وضع کیا گیا تھا۔ داخلہ فیس ایسوسی ایشن کے قواعد و ضوابط کے تحت منتخب ہونے والے ٹریڈنگ ممبران کی طرف سے قابل ادائیگی تھی، جو اکیلے اپنے ایسوسی ایٹس کے ساتھ، ایسوسی ایشن میں اسٹاک اور حصص میں کاروبار کر سکتے تھے۔ اس لیے ٹریڈنگ ممبران کی باڈی جنہوں نے داخلہ فیس ادا کی تھی اور وہ شیئر ہولڈرز جن میں منافع تقسیم کیا گیا تھا ایک جیسے نہیں تھے اور اس طرح باہمی اتحاد کا عنصر کم تھا۔ یہ کمپنی کے کاروبار کی نوعیت ہے اور منافع اور اس کی تقسیم جو طے کرنے والے عوامل ہیں اور اس معاملے میں یہ ظاہر نہیں کیا گیا ہے کہ اپیل کنندہ کا کاروبار کسی بھی طرح اس کیس سے مختلف تھا جو اس کیس میں چلایا گیا تھا۔ لیورپول کارن ٹریڈ ایسوسی ایشن بمقابلہ مانکس۔

ہماری رائے میں ہائی کورٹ کا فیصلہ درست ہے اور اس لیے اپیلیں اخراجات کے ساتھ خارج کی جاتی ہیں۔ ایک سماعت کی فیس۔

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔